فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

سرّی نماز میں امام کے پیچھے مقتدی کی تلاوت کا حکم

سوال:

باجماعت نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت میں جب امام باآواز بلند تلاوت نہ کر رہے ہوں، خود تلاوت کا کیا حکم ہے، نیز اگر یہ غلط ہے تو پچھلی ادا کردہ نمازوں کی صحت کا کیا حکم ہے، (محمد دانیال احمد، ملتان)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

نماز خواہ جہری ہو یا سرّی، مقتدی کا امام کے پیچھے قراءت کرنا ممنوع ہے۔ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو خاموش رہنا اور غور سے سننا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ''۔

ترجمہ: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے، (الاعراف:204)''۔

احادیث مبارک میں ہے:

(۱) ''عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ، قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَأْ''۔

ترجمہ: ''امام مالک نافع سے روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب سوال کیا جاتا کہ کیا کوئی شخص امام کے پیچھے قراءت کرے، تو وہ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت اس کے لیے کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قراءت کرے، (موطا امام مالک:283)''۔

(۲) ''عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَنْ قَرَأَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ فِيْهِ حَجَرٌ''۔

ترجمہ: ''محمد بن عجلان بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اُس نے فطرت سے خطا کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس کا منہ مٹی سے بھرا ہو، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے منہ میں پتھر ہو، (مُصَنَّف عَبدُالرَّزَّاق:2806)''۔

(جاری ہے۔۔۔)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی
نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳)''عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ ''۔

ترجمہ:''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اُس کی نماز نہیں''۔

(مُصنَّف عبدُالرَّزّاق:2802)

(۴)''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا''۔

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتدا کی جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو، (مصنف ابن ابی شیبہ:3799)''۔

(۵)''عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: أَمَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْعَصْرِ، قَالَ: فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيهِ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى قَالَ: لِمَ غَمَزْتَنِي، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُدَّامَكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ، فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ''۔

ترجمہ:''عبداللہ بن شدّاد بن الہاد بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کی امامت فرمائی، راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک شخص نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی، اس کے قریب والے شخص نے اسے اشارہ کیا، پس جب وہ نماز پڑھ چکے تو انہوں نے پوچھا: آپ نے مجھے کیوں اشارہ کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امامت فرما رہے تھے، تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ آپ اُن کی اقتدا کرتے ہوئے قراءت کریں، تو اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا (اور) فرمایا: جس کا کوئی امام ہو، تو امام کی قراءت اُس کی قراءت ہے، (موطا امام مالک:124)''۔

حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جیسے کبار صحابہ سے امام کے پیچھے قراءت کی ممانعت منقول ہے اور کئی صحابہ سے یہ منقول ہے کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، جبکہ صحیح یہ ہے کہ امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے، تَنْوِیرُ الْاَبْصَارِ مَعَ الدُّرِّ الْمُخْتَار میں ہے:

'' وَالْمُؤْتَمُّ لَا يَقْرَأُ مُطْلَقًا وَلَا الْفَاتِحَةَ فِي السِّرِّيَّةِ اتِّفَاقًا، وَمَا نُسِبَ لِمُحَمَّدٍ ضَعِيفٌ كَمَا بَسَطَهُ الْكَمَالُ فَإِنْ قَرَأَ كُرِهَ تَحْرِيمًا وَتَصِحُّ فِي الْأَصَحِّ''۔

ترجمہ:''مقتدی بالکل قراءت نہیں کرے گا، سورۂ فاتحہ بھی نہیں پڑھے گا اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو قول منسوب ہے (کہ قراءتِ فاتحہ جہریہ میں مکروہ اور سرّیہ میں مستحب ہے) وہ ضعیف ہے۔ پس اگر مقتدی نے قراءت کی تو اس کا یہ عمل مکروہ تحریمی ہے لیکن اَصح قول کے مطابق اس کی نماز صحیح ہوگی، (حاشیہ ابن عابدین شامی، جلد:3، ص:474-472، دمشق)''، بلکہ جب امام بلند آواز سے قراءت کرے گا تو وہ قراءت سنے گا اور جب پست آواز میں قراءت کرے گا تو خاموش رہے گا۔

مفتی منیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

31 جنوری 2024